

آسی پانی



4410

विद्यया ऽ मृतमश्नुते



एन सी ई आर टी
NCERT

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یا دوبارہ شائع کرنا یا اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تریل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار یا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برہنہ مہر کے ذریعے یا چھپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیپیس سری اروند مارگ نئی دہلی - 110016 فون 11-26562708	108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے، پبلی ایسٹینشن بناشکری III اسٹیج پونگلور - 560085 فون 080-26725740
نوجیون ٹرسٹ بھون ڈاک گھر، نوجیون احمد آباد - 380014 فون 079-27541446	سی ڈبلیو سی کیپیس بمقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہائی کولکاتا - 700114 فون 033-25530454
سی ڈبلیو سی کامپلیکس مالی گاؤں گواہاتی - 781021 فون 0361-2674869	

پہلا ایڈیشن

جون 2007	جیشٹھ 1929
دسمبر 2013	پوش 1935
اپریل 2019	چیترا 1941
دسمبر 2019	اکھن 1941

PD 2T SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2007

₹ 65.00

سرورق مصوری

طاہرہ پٹھان اور رابعہ شیخ،
'ہمت' احمد آباد

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس مینجر	:	بباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر	:	عبدالنعیم
سرورق اور آرٹ	:	شویتا راؤ
تصاویر	:	جوئل گل، الوک ہری، اروپ گپتا، منیش راج اور دیپا بالسور

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،
شری اروند مارگ، نئی دہلی نے جلد مباحثہ آفیسٹ 374، نانگی
شکراوتی انڈسٹریل ایریا، نجف گڑھ، نئی دہلی - 110 043
میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

قومی درسیات کا خاکہ — 2005ء میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھراور ساج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچکلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیارخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ”کمیٹی برائے درسی کتاب“ کی مخلصانہ کوششوں کو شکر گزار ہے۔ کنسل ایڈوائزری کمیٹی برائے درسی کتب (پرائمری سطح) کی چیئر پرسن انیتا رامپال، اس کتاب کی خصوصی صلاح ساوتری سنگھ، پرنسپل، آچار یہ زیندر دیوکاج، دہلی یونیورسٹی، دہلی اور معاون خصوصی صلاح کار فرح فاروقی، ریڈر، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کی ممنون و مشکور ہے، ساتھ ہی اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبے برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرناں مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دلش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگر اں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔

ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے مہ جبین جلیل کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی، تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

20 نومبر 2006



اساتذہ اور والدین کے لیے نوٹ

قومی خاکہ درسیات 2005 کے مقاصد کو قومی سطح پر درسی کتب میں پیش کرنا ایک چیلنج بھرا کام رہا ہے۔ مصنفین حضرات نے درسی کتاب کی تیاری کے دوران اس کی بہتری کے لیے اہم نکات پر تبادلہ خیال اور مشوروں سے نوازا۔

اس عمر کے بچے اپنے گرد و پیش کے ماحول کو بہ حیثیت مجموعی دیکھتے ہیں، وہ کسی موضوع کو سائنس اور سوشل سائنس میں تقسیم کر کے نہیں دیکھتے ہیں، لہذا یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس کتاب میں بچوں کے گرد و پیش کے ماحول کے قدرتی اور سماجی اجزا کو مجموعی طور پر پیش کیا جائے۔ نصاب بھی ماحولیات سے متعلق اس خیال کو پیش کر رہا ہے جو کہ بچوں کی زندگی سے جڑا ہے۔ اس درسی کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ہر موضوع سے متعلق قدرتی، سماجی اور تہذیبی پہلو بڑی باریکی سے اجاگر ہوں تاکہ بچے غور و فکر کے بعد اپنی رائے قائم کر سکیں۔

قومی سطح پر کلاس کے کثیر جیتی تمدن کو اجاگر کرنا ایک چیلنج ہے لہذا یہ ضروری سمجھا گیا کہ سب ہی بچوں کو اہمیت ملے۔ ان کے اندر ان کے سماجی، تہذیبی و تمدنی ماحول اور رہن سہن وغیرہ کی اہمیت کا احساس پیدا ہو۔ درسی کتاب تحریر کرتے وقت یہ سوال خاص طور پر اہم تھا کہ ہم کس بچے کو مخاطب کر رہے ہیں؟ کیا وہ کسی بڑے شہر کے کسی بڑے اسکول کے بچے ہیں یا کسی جھگی جھونپڑی کے اسکول کے، یا کسی چھوٹے دیہات کے اسکول کے، یا پھر کسی پہاڑی علاقے میں دور دراز کے اسکول کے؟ جنس، تہذیب و تمدن، مذہب، زبان، جغرافیائی حالات وغیرہ کی بنیاد پر تفریق سے کیسے بچنا جائے؟ درسی کتاب میں کچھ اہم نکات شامل کیے گئے ہیں اور جنہیں اساتذہ کو بھی اپنے طریقے سے سمجھانا ہوگا۔

کتاب میں نفس مضمون بچوں کو پیش نظر رکھ کر ہی تیار کیا گیا ہے تاکہ بچوں کو خود دریافت کر کے معلوم کرنے کا موقع ملے۔ اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ رٹنے کے رجحان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ لہذا تعریف اور بیان جیسے رائج اصولوں کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔ درسی کتاب میں معلومات فراہم کرنا بہت ہی آسان کام ہے۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ بچوں کو موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں، دلچسپی کو بڑھا سکیں، خود کر کے سیکھیں، سوالات پوچھیں اور تجربات کر سکیں۔ بچے درسی کتاب سے خوشی خوشی وابستہ رہیں اس کے لیے اسباق میں مختلف انداز کے قصے، کہانیاں، مکالمے، نظمیں، پہیلیاں، مزاحیہ قصے، ڈرامے اور کلاس روم سے باہر کا برتاؤ وغیرہ، مختلف انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔ بچوں میں کچھ باتوں کے لیے احساس پیدا کرنے اور ان کو حساس بنانے کے لیے اکثر قصے کہانیوں کا استعمال اہم مانا گیا ہے کیونکہ بچے اکثر کہانی کے کرداروں سے اپنے آپ کو آسانی سے وابستہ کر لیتے ہیں۔ کتاب میں استعمال کی گئی زبان بھی رسمی نہیں ہے بلکہ بچوں کی بول چال کی زبان ہے۔

علم کی تشکیل کے لیے بچوں کی عملی شمولیت ضروری ہے۔ موضوع کی پڑھائی کو کلاس کی چار دیواری کے باہر سے جوڑا گیا ہے۔ درسی کتاب میں دی گئی سرگرمیوں کے ذریعے بچوں میں معائنہ و مطالعہ کی اہلیت کو بڑھاوا دینے کی غرض سے پارکوں، میدانوں، تالاب کے کنارے قدرتی مناظر دکھانے، سیر کے لیے جانے کی ضرورت ہے۔ اس طرح ان میں معائنہ و مشاہدے کے ساتھ ساتھ اور مہارتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔ درسی کتاب میں کوشش کی گئی کہ بچے کے مقامی علم کو اسکول کے علم کے ساتھ جوڑا جائے۔ یہ غور طلب بات ہے کہ درسی کتاب میں شامل مشقیں محض مشورے کے طور پر ہیں۔ مشقوں اور سوالات کو سبق کے آخر میں لاکر انہیں سبق کا ہی حصہ بنایا گیا ہے۔ لہذا

اساتذہ کو کتاب میں دی گئی مشقوں اور استعمال کی گئی چیزوں کو مقامی صورت حال کے مطابق ہی ڈھالنا اور تبدیل کرنا ہے۔ کتاب میں مختلف قسم کی مشقیں ہیں جو بچوں کو معائنہ، تحقیق، درجہ بندی، استعمال، تصویریں بنانا، بات چیت کرنا، فرق تلاش کرنا، بلکھنا وغیرہ سب ہی مہارتوں کو حاصل کرنے کا موقع فراہم کریں گی۔ درسی کتاب میں بہت سی ایسی مہارتی مشقیں ہیں جن کو بچے خود اپنے ہاتھ سے کریں اور اس طرح ان میں خود اعتمادی اور خود کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ بچوں میں تخلیقی صلاحیت کو ابھارنے، خود کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے اور جمالیاتی حس پیدا کرنے میں مددگار ہوگی۔ خود کرنے والی مشقوں کے بعد اس موضوع پر گفتگو بچوں کو اپنے معائنہ کا نتیجہ اخذ کرنے میں معاون ہوگی۔ ساتھ ہی صحیح سمت میں گفتگو یا مشورے بچے میں ذاتی طور پر سیکھنے میں زیادہ معاون ہو سکتے ہیں۔

کتاب میں اس بات کی کافی گنجائش ہے کہ بچے علم کے لیے استاد اور درسی کتاب کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً خاندان کے افراد، معاشرے کے لوگ، اخبار اور کتابیں وغیرہ، اس سے یہ واضح ہو سکے گا کہ محض درسی کتابیں ہی حصول علم کا ذریعہ نہیں ہیں۔ بہت پرانی بات اور تاریخ کی بھلک کے لیے بچوں کو اپنے بزرگوں سے مدد لینے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے اس سے بچوں کے سرپرستوں اور سماج کا اسکول سے رشتہ تو استوار ہوگا ہی ساتھ ہی ان کا اشتراک بھی بڑھے گا۔ استاد کو بھی بچے کے گھر کے بارے میں جاننے کا موقع ملے گا۔

بچوں کی کتابوں میں تصاویر اہم جز ہوتی ہیں۔ مصنفین کی ٹیم نے اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ تصویر کی ہیئت، تحریر شدہ باتوں کی عکاسی کرے۔ تصویر دیکھ کر بچہ خوش ہو اس سے علم حاصل کرے تصاویر کو اس صورت میں پیش کیا گیا ہے کہ تحریر کی خوبی سے ہم آہنگی رکھے۔ تصاویر سے بچوں میں خوشی کے ساتھ ساتھ چیلنج سے مقابلے کی صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے۔

درسی کتاب میں بچوں کو کام کرنے کے انواع و اقسام کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ اکیلے چھوٹے گروپ یا بڑے گروپ میں کام کرنا، گروپ میں کئی روایتی کارکردگیوں میں بچے ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھتے ہیں اور مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچے دستکاری اور مصوری کو گروپ میں کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جب بچوں کی تخلیقی صلاحیت کو سراہا جاتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور ان کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ لہذا ان کی تعریف کی جانی چاہیے اور ان کے تخلیقی جذبے کو غیر ضروری طور پر نہ روکا جائے۔

اسباق میں سوالات اور مشقوں کا مقصد محض معلومات بہم پہنچانا اور اس کو جانچنا نہیں ہے بلکہ بچوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ ان سوالات اور مشقوں کو حل کرنے کے لیے ان کو مناسب وقت دینا چاہیے کیونکہ ہر بچہ اپنی رفتار سے سیکھتا ہے۔ استاد بچوں کی ضروریات، پڑھانے کے طریقے اور مقامی حالات کے مطابق اپنے جانچنے کا طریقہ خود متعین کرے گا۔ بچوں کی اہلیت کو جانچنے پر کھنے کا کام، ان کے ذریعے انجام دی گئی کلاس یا کلاس سے باہر کی سرگرمیوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ جانچ ایک سنجیدہ عمل ہے لہذا مختلف حالات جیسے معائنہ کرنے، سوال کرنے، ڈرائنگ یا مصوری کرنے، گروہ میں آپس میں بات چیت کرنے کے دوران بھی ان کو جانچنا ضروری ہے۔

درسی کتاب کی تیاری کے دوران مصنفین کے سامنے ایک اہم مسئلہ سماج میں موجود غیر یکسانیت کی جانب بچوں میں احساس پیدا کرنا تھا، چاہے وہ فرق جسمانی صلاحیتوں، معاشی حالات یا ہمارے رہتاؤ میں فرق کی وجہ سے ہو۔ یہ تمام باتیں ہمارے رہن سہن، کھانے پینے اور مادی سہولیات کے حصول وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ہمیں اس عدم یکسانیت کے تصور کو سمجھنے اور اس کا احترام کرنے کی ضرورت ہے۔ اساتذہ کو



اس بات پر خاص توجہ دینی چاہیے جس سے سماجی مسائل کا سمجھ داری کے ساتھ حل کیا جاسکے۔ خاص طور پر کلاس روم میں خصوصی توجہ والے طبقہ کے بچے ہوں یا پھر پریشان ماحول سے آنے والے بچے ہوں۔

یہ کتاب ہمارے سامنے کئی اور مسائل بھی رکھتی ہے۔ اسی کتاب میں دیے گئے کچھ اسباق موجودہ زندگی کی مثالوں پر مبنی ہے۔ ان اسباق میں حقیقی واقعات سے متعلق کہانیاں ہیں یا پھر ان واقعات سے جڑے کرداروں کی جھلک ہے کیونکہ زندگی خود علم حاصل کرنے اور سیکھنے کا سرچشمہ ہے۔ ساتھ ہی حقیقی زندگی سے جڑے واقعات ہمیں کچھ کرنے کے لیے اکساتے ہیں ہمارے سامنے ایک دلچسپ پس منظر پیش کرتے ہیں اور ہمارے پرانے تجربات پر از سر نو غور کرنے کے مواقع پیش کرتے ہیں۔

زندگی کے تجربات سے بڑے یہ قصے کہانیاں لوگوں کی کامیابی یا ترقی یا ان کے برتاؤ سے متعلق ہیں۔ یہ مناظر ہم نے ایسے لوگوں کی زندگی سے چنے ہیں جنہیں بہت کم لوگ جانتے ہیں ہم نے بہت مشہور لوگوں کی زندگی سے جڑے واقعات کو نہیں چنا ہے۔ کیونکہ یہ محسوس کیا گیا کہ عام لوگوں کی زندگی سے جڑے واقعات بچوں کو زیادہ متاثر کر سکتے ہیں۔ اس سے قاری اور کردار یا مضمون کے درمیان کی دوری کو کم کیا جاسکتا ہے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ ان واقعات اور سبق کے حصوں کو پڑھنے کے بعد بچے اس سے اوپری طور پر نہ جڑ کر تخلیقی طور پر جڑیں گے۔ مل جل کر کام کرنے اور مباحثہ کے ذریعہ ہر سبق میں ایک ایسا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ بچے یا جوان ہر ایک اپنے تجربات، زندگی کی قدروں اور تجزیہ کرنے کی مہارت کے ذریعے اس پر تنقید کریں گے۔ یہ عمل پڑھانے اور سیکھنے کی مہارت میں اضافہ کرے گا اور بچوں میں زندگی کے تئیں صحیح سمجھ پیدا کرنے کو ایک نئی سمت دے گا۔

مصنفین کی ٹیم نے نہ صرف بچوں بلکہ اساتذہ کو بھی ایسے فرد کی شکل میں دیکھا ہے جو مزید علم حاصل کرتے ہیں اور اپنے تجربات میں اضافہ کرتے ہیں۔ لہذا اس درسی کتاب کو سیکھنے سکھانے کے آلہ کار کے طور پر دیکھا گیا ہے جس کے ارد گرد اساتذہ اپنے تدریس کے عمل کو منظم کرے تاکہ بچوں کو سیکھنے کے مواقع حاصل ہو سکیں۔





ایس۔ امل جیری ارپتھراج، عمر 10 سال
سینٹ پیٹرک ماڈرن ہائر سکینڈری اسکول، پانڈیچیری



کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، ایڈوانزری کمیٹی برائے درسی کتب (پرائمری سطح)

انیتارا امپال، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن (سی آئی ای)، دہلی یونیورسٹی، دہلی

خصوصی صلاح کار

ساوتری سنگھ، پرنسپل، آچاریہ نریندر دیو کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

معاون خصوصی صلاح کار

فرح فاروقی، پروفیسر، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

اراکین

لتیکا گپتا، کنسلٹنٹ، ایس ایس اے، ڈی ای ای، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ممتا پانڈیہ، ریٹائرڈ پروگرام ڈائریکٹر، سنٹر فار انوائرنمنٹ ایجوکیشن، احمد آباد

پونم مونگیا، ٹیچر، سروو دیہ کینا دیالیہ، وکاس پوری، نئی دہلی

رینا آہوجہ، پروگرام آفیسر، نیشنل ایجوکیشن گروپ—ایف آئی آر ای، گوتم نگر، نئی دہلی

سنگیتا اورورا، پرائمری ٹیچر، کیندریہ دیالیہ، شالیمار باغ، نئی دہلی

سیمانتی دھرو، ڈائریکٹر، اوپن ہی اباکس پروجیکٹ، ممبئی، مہاراشٹر

سواتی ورما، ٹیچر، دی ہیرٹیج اسکول، روہنی، نئی دہلی

ممبر کوارڈینیٹر

منجوجین، ریٹائرڈ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایلیمینٹری ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی





نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ ان سب ہی مصنفین، شاعروں اور اداروں کی شکرگزار ہے جنہوں نے اپنی تخلیقات کے استعمال کی اجازت دی۔ لیساہیڈلوف (مصنفہ) ”چلو، چلیں اسکول!“ (باب 1، کتاب Going to School سے اقتباس) اور ”بچہ کی قلم سے“ (باب 1، ایٹکویہ کے ذریعے شائع چمک سے اقتباس)؛ ”انیتا اور شہد کی مکھیاں“ کے لیے ’Going to School‘ یونیسیف کے تعاون سے چلنے والے ادارہ کے (باب 5، ایک سچی کہانی سے اقتباس)؛ کرناٹک کی انجمن ’دی کنسرڈ فارورکنگ چلڈرن کے‘ ”پانی کی افراط، پانی کی قلت“ (باب 18، ”بھیم سنگھ۔ بچوں کی پنچایت“ کی اسٹڈی سے اقتباس)؛ محترمہ ویموہین بدھیکا اور دکھشنا مورتی بالمندر کے ”ایک مصروف مہینہ“ (باب 16، گجوبھائی بدھیکا کی تخلیق رتو نہ رنگ سے اقتباس)؛ ”چسکیٹ اسکول جاتی ہے“ (باب 27، ترجمہ کی گئی کہانی) کے لیے سجاتاپد مانا بھن (مصنفہ) مدھونتی انت راجن اور منیشا سیٹھ گمٹان (مصور)، نامگیال انسٹی ٹیوٹ فار پیپل ووڈس ایتھلیٹی، لیہہ، لداخ۔

ہم پوچم پلی ساڑیوں پر بچوں کے مضمون کے لیے ایس وناٹیک (اے ایم او، ایس ایس اے، آندھرا پردیش) اور اس کے ترجمہ کے لیے (باب 23) محترمہ کے۔ کلیانی، لیڈی شری رام کالج، دہلی یونیورسٹی کے خاص طور پر مشکور ہیں۔ ہم مرکز برائے ماحولیاتی تعلیم، احمد آباد اور اوہی انیکس، ممبئی کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے اپنے اشاعتی مواد کے استعمال کی اجازت دی۔ جس پر مبنی کئی ابواب اس کتاب میں شامل ہیں۔ ہم درج ذیل انجمنوں اور اداروں کے بھی بے حد شکرگزار ہیں جنہوں نے اپنے ماہرین کو اس کتاب کی تیاری میں شرکت کی اجازت دی۔ ان میں ڈائریکٹر، مرکز برائے ماحولیاتی تعلیم، احمد آباد؛ اوہی انیکس، ممبئی؛ پرنسپل، کیندریہ ودیالیہ، شالیہار باغ، دہلی؛ پرنسپل، سرودویہ کنیا ودیالیہ، وکاس پوری نئی دہلی؛ پرنسپل، دی ہیرٹج اسکول، روہنی، دہلی؛ سرجن لیفٹیننٹ مکانڈر وحیدہ پریزم کے انٹرویو کے لیے ڈائریکٹر جنرل، آرٹ فور سزمیڈیکل سروسز، وزارت دفاع (ایم۔ بلاک) نئی دہلی؛ عطر (باب 11) اور پوچم پلی ساڑیوں (باب 23) سے متعلق مواد مہیا کرانے کے لیے صوبائی پروجیکٹ ڈائریکٹر، ایس ایس اے، اتر پردیش اور آندھرا پردیش کے نام شامل ہیں۔ اس کتاب کا انگریزی مسودہ تیار کرنے کے لیے متا پانڈے اور سرورق کی مصوری کے لیے طاہرہ پٹھان اور رابعہ شیخ کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہم کے۔ کے۔ وشیشٹھ، پروفیسر اور صدر، ڈپارٹمنٹ آف ایلیمنٹری ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی کے خاص طور پر شکرگزار ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں ہر ممکن مدد کی۔ ہم شیناپل، چیف ایڈیٹر، پبلیکیشن ڈپارٹمنٹ این سی ای آر ٹی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ایڈیٹنگ کے دوران بعض اہم مشوروں سے نوازا۔

کرنی دیویندرا، پروفیسر ڈپارٹمنٹ آف ایلیمنٹری ایجوکیشن، سشما جیرتھ، ریڈر، ڈپارٹمنٹ آف دویمین ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں انہوں نے مسودہ کی تیاری کے دوران جنسی تفریق کے مسائل پر اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اس کتاب کی اشاعت میں پبلیکیشن ڈپارٹمنٹ، این سی ای آر ٹی کی بے پناہ کاوشیں لائق تحسین ہیں۔



iii

پیش لفظ

v

اساتذہ اور والدین کے لیے نوٹ

1

1. چلو، چلیں اسکول

11

2. کان، کان میں

21

3. نندو کے ساتھ ایک دن

31

4. امرتا کی کہانی

38

5. انیتا اور شہد کی مکھیاں

47

6. عمانہ کا سفر

53

7. کھڑکی سے

60

8. نانی اماں کے گھر تک پہنچنا

66

9. بدلتے خاندان

77

10. ہوتو تو، ہوتو تو

84

11. پھولوں کی وادی

96

12. بدلتے زمانے

106

13. ایک دریا کی کہانی

113

14. بسوا کا کھیت

119

15. بازار سے گھر تک

127

16. ایک مصروف مہینہ

137

17. نندیتا ممبئی میں



146

158

166

174

179

186

191

199

204

210

.18 پانی کی افراط، پانی کی قلت

.19 عبدالباغ میں

.20 مل جل کر کھانا

.21 کھانا اور تفریح

.22 دنیا میرے گھر میں

.23 پوچھ پلی

.24 گھر اور باہر

.25 مزے دار پہیلیاں

.26 دفاعی افسر: وحیدہ

.27 چسکیٹ اسکول جاتی ہے

